خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نور ظاہر ہو اور دنیا کو معلوم ہو جاوے کہ سچا اور کامل مذہب جو انسان کی نجات کا متکفّل ہے وہ صرف اسلام ہے۔

جو صبر کرتا اور بردباری کانمونہ دکھاتا ھے اس کو ایک نور دیا جاتاھے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ھوجاتی ھے اور پھر نور سے نور پیدا ھوتاھے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۷؍ستمبر ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۷؍تبوک ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾۔

(سورۃ الصف:۹)

وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مونہہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نور ظاہر ہو اور دنیا کو معلوم ہو جاوے کہ سچا اور کامل مذہب جو انسان کی نجات کا متکفل ہے وہ صرف اسلام ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: 'بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"۔

لیکن ان ناعاقبت اندیش نادان دوستوں نے خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کی قدر نہیں کی بلکہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہ نور نہ چمکے۔ یہ اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے۔ ﴿وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾۔

(ملفوظات جلد دوم (طبع جدید) صفحہ ۱۳۱۔۱۳۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کیا تمہیں اس خدا سے کچھ بھی شرم نہیں آتی جس نے تمہاری تیرھویں صدی کے غم اور صدمے دیکھ کر چودھویں صدی کے آتے ہی تمہاری تائید کی؟ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا کے وعدے عین وقت میں پورے ہوتے؟ بتلاؤ کہ ان سب نشانوں کو دیکھ کر پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کس چیز نے تمہارے دلوں پر مہر لگا دی؟ اے کج دل قوم خدا تیری ہر ایک تسلی کر سکتا ہے اگر تیرے دل میں صفائی ہو۔ خدا تجھے کھینچ سکتا ہے اگر تو کھینچے جانے کے لئے تیار ہو۔ دیکھو یہ کیسا وقت ہے، کیسی ضرورتیں ہیں جو اسلام کو پیش آ گئیں۔ کیا تمہارا دل گواہی نہیں دیتا کہ یہ وقت خدا کے رحم کا وقت ہے؟ آسمان پر بنی آدم کی ہدایت کے لئے ایک جوش ہے اور توحید کا مقدمہ حضرت احدیت کی پیشی میں ہے مگر اس زمانہ کے اندھے اب تک بیخبر ہیں۔ آسمانی سلسلہ کی ان کی نظر میں کچھ بھی عزت نہیں۔ کاش ان کی آنکھیں کھلیں اور دیکھیں کہ کس کس قسم کے نشان اتر رہے ہیں۔ اور آسمانی تائید ہو رہی ہے اور نور پھیلتا جاتا ہے۔ مبارک وہ جو اس کو پاتے ہیں"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۴۳۶۔۴۳۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مَیں ہی مسیح ہوں اور برکات میں چلتا پھرتا ہوں اور ہر روز برکات اور نشانات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور نور میرے دروازے پر چمکتا ہے اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور یہ زمانہ اب قریب ہی ہے اور خدائے قادر سے یہ بات عجیب نہیں"۔

(ترجمہ از مرتب، مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۳۰۹۔۳۱۰)

عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اور میرا خدا جانتا ہے کہ شریر اور مفتری کون ہے اور کون وہ ہے جو اس کے نزدیک نیک اور پاک ہے۔ کیا تُو اس نُور کو بجھانا چاہتا ہے جس کو ظاہر کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ دونوں جہانوں میں بدبختی تیرا مقدر ہے اور نُور (تو بہرحال) ظاہر ہو کر رہے گا۔ تم ہماری ذلّت چاہتے ہو اور ہم تمہاری ذلّت۔ اور نافذ ہونے والا حکم اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ عنقریب فیصلہ کر دے گا۔ پس ایسی بحث کو چھوڑ دے جس میں جھوٹ ہے۔ اور نُورِ دل کے ساتھ ہماری باتوں میں غور کر۔ دنیا میں بزرگی ہمیں دی گئی ہے جبکہ تُو ذلّت میں ہے۔ اور ہر ایک راستباز انجام کار غالب کیا جاتا ہے۔ (اعجاز احمدی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن مَیں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں، کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں، کفر کے فتوے لگائیں، جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افتراء اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ مَیں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اس لئے جہاں میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں۔ کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھائیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے"۔ (ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ ۱۳۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"یہ لوگ یاد رکھیں کہ ان کی عداوت سے اسلام کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے مگر اسلام کا نور دن بدن ترقی کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلا دے۔ اسلام کی برکتیں اب ان مگس طینت مولویوں کی بک بک سے رک نہیں سکتیں"۔ (تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۹۲)

اکتوبر ۱۹۰۲ء میں آپ کو عربی زبان میں ایک الہام ہوا جس کا اردو ترجمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اےؓ کے الفاظ میں یوں ہے۔ "دشمن ارادہ کریں گے کہ تیرے نور کو بجھا دیں۔ وہ تیری آبروریزی کرنا چاہیں گے مگر مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں گا"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۳۶ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)